جنگ ایمپلائز یونین کا تاریخی منشور مطالبات ۱۹۸۹ء

منشور کی ۱۰۸ اشقوں میں جنگ کا مکمل اعمال نامہ سمودیا گیا

میر خلیل الرحمان کی نفسیات اور طرز عمل سے متعلق پہلی فرد جرم

حکمرانوں سے آزادی مانگنے والے کارکنان کو آزادی دینے پر تیار نہیں

جنگ یونین نے کارکنان کے مطالبات پر مشتمل چارٹر آف ڈیمانڈ گیارہ نومبر کو انتظامیہ کو پیش کردیا ہے اس چارٹر آف ڈیمانڈ میں دنیا کے سب سے بڑے اردو اخبار جنگ کے سب سے مظلوم کارکنوں کی مکمل ترجمانی کی گئی ہے اور ان کے تمام مسائل کو پہلی مرتبہ تحریری زبان بخشی گئی ہے۔ اس منشور کے ذریعے جنگ کے کارکنان کی جدوجہد ایک عظیم، سنہرے، روشن اور تابناک موڑ پر پہنچ گئی ہے۔ جس کی آرزو میں جنگ کے کئی کارکنان موت کی آغوش میں چلے گئے اور کئی بے روزگاری کے اندھے غار میں موت کی نیند سو گئے۔

جنگ کے باغیرت کارکنو! اب جنگ کے لیے تیار ہو آخری جنگ شروع ہو چکی ہے۔ انتظامیہ مطالبات مان لے تو ٹھیک ہے ورنہ ہڑتال ہوگی، قانون کے مطابق ہوگی۔ اب جنگ اپنے نقطہ عروج کی طرف جا رہی ہے۔ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اسے گھر گھر پہنچا دیجیے۔

(۱) جنگ لاہور یونین کے جنرل سیکریٹری جمیل قیصر میگ کے زاہد سید، اخبار جہاں کے یٰسین فہد، اور محمود علی اسد کو فی الفور ملازمت پر بحال کیا جائے۔ (۲) تمام کارکنان کی تنخواہوں میں پندرہ سو روپے کا اضافہ کیا جائے۔ (۳) پنڈی لاہور کی طرح ایک ہفتے میں کینٹین قائم کی جائے یا تین سو روپے ماہانہ کینٹین الاؤنس دیا جائے۔ (۴) موٹر سائیکل کی خریداری کے لیے تمام کارکنان کو قیمت کے مساوی قرضہ دیا جائے جو آسان قسطوں میں بلاسودی ہو۔ (۵) ۱۰۔سی بونس گراس پر تنخواہ پر دیا جائے آٹھ سال سے کارکنان کو یہ بونس بنیادی تنخواہ پر دیا گیا ہے۔ لہٰذا گزشتہ آٹھ سال کے واجبات بمعہ مارک اپ ادا کیے جائیں۔ (۶) چھ بونس گراس پر دیے جائیں [بونسوں کی ادائیگی

بنیادی تنخواہ پر نہیں بلکہ کل تنخواہ پر کی جائے] (۷) تنخواہوں میں انڈیکیشن کا اصول اختیار کیا جائے جس شرح سے سال میں جتنی بار جنگ اشتہارات کے معاوضے میں اضافہ کرے اسی شرح سے تنخواہ میں بھی اضافہ آٹو میٹک کر دیا جائے۔ (۸) مونا پلی کنٹرول ایکٹ کے تحت INCL کے اثاثوں کی مالیت مقررہ حد سے بڑھ چکی ہے لہٰذا INCL کو پبلک لمیٹڈ کمپنی میں تبدیل کیا جائے اور اس کے ۴۰ فیصد حصص کارکنان ادارہ کو فروخت کیے جائیں اور بورڈ آف ڈائریکٹرز میں یونین کے ایک نمائندے کو لیا جائے۔ (۹) INCL کے پرمٹ پر کمپیوٹر جنگ کے لیے درآمد کیا گیا مگر اس کی تنصیب آٹھ سال تک جاوید پریس میں رہی، اس طرح حکومت کو لاکھوں روپے کا جو نقصان اور ادارے کو جو فائدہ ہوا، اس فائدے میں کارکنان کو ۵۰ فیصد حصہ دیا جائے۔ (۱۰) جنگ کے اشتہارات کا معاوضہ ڈان کے مقابلے میں دگنا ہے لہٰذا جنگ کے کارکنان کو ڈان کے کارکنان کے مقابلے میں دگنی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ (۱۱) تمام تعطیلات قومی برقرار رکھی جائیں اور قومی تعطیلات کے دن اخبار بند رکھا جائے اور اگر تعطیل کے دن اخبار نکالنا ضروری ہو تو ہر کارکن کو ۲۰۰ روپے ہالی ڈے الاؤنس دیا جائے۔ (۱۲) INCL کے کمپنی بائی لاز، ادارے میں موجود تمام قوانین اصول ضوابط طریقہ کار پالیسیاں حکمت عملی اور صحافتی پالیسی کو آئین پاکستان کے آرٹیکل اے ۲، ۲۲۷، اور ۱۹، ۳۲۵، ۴، ۹، ۱۱ کے مطابق بنایا جائے۔ (۱۳) INCL کی تمام مطبوعات سے فحش اور عریاں مواد کا خاتمہ کیا جائے۔ آئین کے آرٹیکل ۱۹ کے مطابق تمام مطبوعات کو اسلام، اخلاق، شرافت اور تہذیب کا پابند کیا جائے۔ (۱۴) آئین کے آرٹیکل ۱۹ کے مطابق کارکنان اور عہدیداران یونین کو بھی آزادی تحریر وتقریر دی جائے اور جس طرح حکومت پر اخبار تنقید کرتا ہے اسی طرح انتظامیہ پر یونین کی تنقید کو نمایاں طور پر جنگ میں شائع کیا جائے اور جس طرح اخبار حکومت پر تنقید کے ساتھ ساتھ اشتہارات بھی مانگتے ہیں اسی طرح عہدیداران یونین کو تنقید کے ساتھ ملازمت کے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔ (۱۵) آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۱ کے تحت بیگار کی تمام صورتیں ممنوع ہیں مگر INCL کو بیگار کیمپ میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور رپورٹرز، فوٹو گرافرز، سب ایڈیٹرز، پروف ریڈرز، پیسٹرز اور گریڈ آٹھ تک کے تمام ملازمین سے روزانہ بارہ بارہ اور چودہ چودہ گھنٹے ڈیوٹی لی جاتی ہے اس بیگار کو ختم کیا جائے اور کسی کارکن سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی نہ لی جائے۔ (۱۶) آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ادارے کے سینئر ترین کارکنان کا استحصال کر کے جونیئر ترین افراد کو نیوز ایڈیٹر بنا دیا گیا اور سینئر افراد کو نظر انداز کر کے جونیئر افراد کو گریڈ دیا گیا ہے جو آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۵ کی خلاف ورزی ہے لہٰذا تمام سینئر افراد کو گریڈ ون دیا جائے اور سینیارٹی اور اہلیت کی بنیاد پر نیوز ایڈیٹر کا تقرر کیا جائے اور تمام شعبوں میں یہی اصول لاگو کیا جائے۔ (۱۷) آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۴ (اے ۲) میں کہا گیا ہے کہ کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جو کسی شخص کی جان، آزادی، جسم، شہرت یا املاک کے لیے مضر ہو مگر INCL کی انتظامیہ

اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ادارے کے بیشتر کارکنوں کو مجبور کر کے اضافی ذمہ داریاں لے رہی ہے جس کی وجہ سے کارکنان کی جان خطرے میں ہے۔خصوصاً فوٹو گرافرز، سب ایڈیٹرز، رپورٹرز،ٹرمینل آپریٹرز بیگار، بے پناہ کام، دباؤ، جبر،خوف اور دھونس کے باعث شوگر اور قلب کے امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں لہٰذا تمام کارکنان کی جان کو تحفظ فراہم کیا جائے اور جو کارکنان قلب و شوگر کے امراض میں مبتلا کر دیے گئے ہیں ان کو ازالے کے لیے ایک ایک لاکھ روپے ازالہ الاؤنس دیا جائے۔(۱۸) کمپنی بائی لاز میں ترمیم کر کے ریٹائرمنٹ کی عمر ۶۰ سال کی جائے۔ واضح رہے کہ انتظامیہ اس سے قبل منشی امیر احمد خان کاتب کو ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر کر چکی ہے اور خلیل احمد ملک کمپیوٹر آپریٹر کو ۲۵ سال کی سروس پر ریٹائر کرنے کے بعد دوبارہ ملازمت پر بحال کر چکی ہے کیونکہ قانوناً ان کی عمر ۶۰ سال نہیں ہوئی تھی لہٰذا ایسے تمام ملازمین کو ملازمتوں پر بحال کیا جائے جنھوں نے ۶۰ سال عمر کی حد عبور نہیں کی تھی۔ یہ طریقہ کار آئین کے آرٹیکل ۲۵ کے منافی ہے۔(۱۹) تمام ٹرانسلیٹرز کو سب ایڈیٹر کا عہدہ دیا جائے اور ان کی تقرری سے اب تک کے واجبات بمعہ مارک اپ دیے جائیں۔(۲۰) ویج بورڈ ایوارڈ کے مطابق اسامیاں پیدا کی جائیں پر کی جائیں اور کارکنان کو وہ گریڈ دیے جائیں جو ویج بورڈ ایوارڈ نے دیے ہیں۔ادارے میں اس پر بالکل عمل درآمد نہیں ہو رہا اور ویج بورڈ کی سنگین خلاف ورزی کی جا رہی ہے لہٰذا ویج بورڈ کا مکمل اطلاق کیا جائے اور اسامیوں کی نئی تعداد تعین کی جائے۔ (۲۱) ادارے سے کسی کارکن کو جنگ لاہور کی طرح جبری برطرف نہ کیا جائے۔کارکنان کو ادارے میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی طرح ایڈجسٹ کر دیا جائے اور جب تک یہ ایڈجسٹمنٹ نہ ہو باہر سے بھرتی نہ کی جائے۔ (۲۲) اگر کسی وجہ سے کسی ادارے کے کسی شعبے میں کسی کارکن کی چھانٹی ضروری ہو تو اسے گولڈن شیک ہینڈ اسکیم کے تحت واجبات کے علاوہ تین لاکھ روپے نقد الگ سے ادا کیے جائیں۔ (۲۳) یونین کے عہدیداروں کو بھی تحریر و تقریر کی آزادی دی جائے اور ان کی خبریں، تنقید، بیانات، اخبارات میں شائع کی جائیں۔ (۲۴) ادارے کی غیر اخلاقی اور جانبدارانہ پالیسی کے باعث جو گمراہ کن خبریں شائع ہوتی ہیں اسے روکا جائے اور اس کے نتیجے میں مختلف تنظیموں کے ردعمل کے طور پر کارکنان کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا معاوضہ ادا کیا جائے اور اس کے لیے تمام کارکنان اور ان کی وہیکلز کا کمپری ہنسیو انشورنس کرایا جائے جس کا پریمئم ادارہ ادا کرے۔ (۲۵) پروف ریڈرز کی کارگزاری ۶۰ انچ مقرر کی جائے اور اس سے زیادہ پر اوور ٹائم ادا کیا جائے۔ (۲۶) کمپیوٹرز آپریٹرز کی کارگزاری ۶۰ انچ مقرر کی جائے انھیں جرسی فراہم کی جائے اور زیادہ کارگزاری کا اوور ٹائم دیا جائے۔ (۲۷) رپورٹرز، سب ایڈیٹر، فوٹو گرافرز، پیسٹرز اور پروف ریڈرز کی تعداد کم از کم دگنی کی جائے تاکہ کام کا دباؤ کم ہو۔ (۲۸) کمپیوٹرز آپریٹرز سے پروف ریڈنگ کا کام نہ لیا جائے یہ استحصال، بیگار اور امتیازی سلوک ہے اسے ختم کیا جائے۔ (۲۹) پیسٹرز کا اوور ٹائم بحال کیا جائے۔ پیسٹرز کی کارگزاری ایک کاپی بلیک وہائٹ مقرر

کی جائے اگر کاپی کلر ہو تو اسے چار کاپیاں شمار کیا جائے۔ کارگزاری وضع کرنے کا سلسلہ ختم کیا جائے چونکہ بیشتر پیسٹر کاتب ہیں ادارے نے انھیں پیسٹر بنا دیا ہے لہٰذا ویج بورڈ کے مطابق انھیں آرٹ ایڈیٹر کا عہدہ اور گریڈ دیا جائے۔ (۳۰) جنگ لاہور میں کارکنان کو زبردستی ایڈیٹر انچیف کے داماد کی فرم حسن ایسوسی ایٹس کے ذریعے زبردستی کنٹریکٹ پر رکھا گیا تھا یہ طرز عمل یہاں اختیار نہ کیا جائے اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام ملازمین کو مستقل کر دیا جائے۔ (۳۱) تمام اخبارات کی طرح ڈیوٹی کے دوران تمام کارکنان کو تین مرتبہ مفت چائے فراہم کی جائے۔ (۳۲) تمام کارکنان کو اخبار جہاں مفت فراہم کیا جائے۔ (۳۳) کم از کم چھ ہسپتال پینل پر دیے جائیں مختلف امراض کے ماہرین کے کم از کم بارہ افراد کا پینل مقرر کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر کارکن کو ایمرجنسی علاج کی صورت میں چھ گھنٹے کے نوٹس پر ۲۰ ہزار روپے نقد ادائیگی کی جائے اور ماہر معالجین سے رجوع کرنے کے لیے ایڈوانس رقم ادا کی جائے۔ (۳۴) کمپنی کے میڈیکل اسٹورز کی تعداد ۱۹۷۳ء میں تین تھی اب ایک ہے اسے چھ کر دیا جائے اور ڈاکٹروں کی تعداد بھی چھ کر دی جائے۔ (۳۵) تعطیل کے دن کام پر آنے والے کارکن کو ایک متبادل رخصت اور دگنا اوور ٹائم دیا جائے (گراس پر) (۳۶) ادارہ کسی کارکن کی تنخواہ کی کٹوتی گراس تنخواہ پر کرتا ہے مگر جب اوور ٹائم ادا کرنا ہو تو بنیادی تنخواہ پر دیتا ہے لہٰذا آئندہ سے کارکن کی کٹوتی گراس کے بجائے بنیادی تنخواہ سے کی جائے۔ (۳۷) ادارہ کی تمام مطبوعات کو ۵۰ فیصد رعایت پر فراہم کی جائیں۔ (۳۸) ملازمتوں میں کارکنان کے بچوں کو ترجیح دی جائے اور ہر ماہ اسامیوں سے کارکنان کو آگاہ کیا جائے۔ (۳۹) خوش نویسوں کی کارگزاری کا سابقہ معیار برقرار رکھا جائے اور انھیں ویج بورڈ کے مطابق عہدے اور گریڈ دیے جائیں جو خوش نویس کمپیوٹر آپریٹر بننا چاہیں انھیں موقع فراہم کیا جائے۔ ایڈیٹر انچیف میر خلیل الرحمان کی یقین دہانی کو قانونی شکل دی جائے کہ کسی کاتب کی چھانٹی نہیں کی جائے گی۔ (۴۰) ریٹائر ہونے والے افراد کو تاحیات جنگ اخبار مفت فراہم کرے۔ (۴۱) ادارے کے سابق کارکنان کو دفتر میں آنے کی اجازت دی جائے ان کو دفتر میں داخل ہونے سے نہ روکا جائے۔ (۴۲) رپورٹرز کو ہر روز خبروں کا جو تقابلی جائزہ دیا جاتا ہے اس پر ایڈیٹر انچیف کی جانب سے متعلقہ رپورٹر کے بارے میں نہایت فحش نامعقول غلط اور بے ہودہ ریمارکس تحریر ہوتے ہیں جس کے باعث اکثر رپورٹرز دل برداشتہ ہو جاتے ہیں یہ طریقہ کار آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۴ کے منافی ہے لہٰذا کارکنان کی عزت نفس پامال کرنے کے تمام طریقے ترک کیے جائیں۔ (۴۳) قانون کے مطابق ۹۰ دن کی مدت مقرر ہونے کے بعد کارکنان کو بونس ادا کیے جائیں کئی کارکنان جن کو ڈیوڑھا بونس ملتا تھا انھیں سال ختم ہونے سے چند دن پہلے مطلع کیا گیا کہ ان کی کارگزاری سنگل کر دی گئی ہے اور اس حساب سے انھیں سنگل بونس دیا گیا لہٰذا ایسے تمام کارکنان جنھوں نے اپنی ڈیوڑھی کارگزاری نوے دن سے زیادہ کی تھی ان کے تمام واجبات بونس بمعہ مارک اپ ادا کیے جائیں۔

(۴۴) کنوینس الاؤنس کی موجودہ شرح دگنی کردی جائے۔(۴۵) میڈیکل کی چھٹیاں پوری تنخواہ پر دی جائیں۔ (۴۶) اسٹنڈنگ آرڈر ۶۸ کے تحت وہ تمام اسامیاں مستقل ہیں جن پر نو ماہ سے زیادہ کام جاری رہے لہٰذا ان تمام ملازمین کو مستقل کر دیا جائے جنھیں کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے یہ اقدام اسٹینڈنگ آرڈر اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔(۴۷) اسٹڈنگ آرڈر ۶۸ کی بیشتر دفعات پر ادارے میں بالکل عمل درآمد نہیں ہو رہا اور نہ ہی کارکنان کو وہ سہولتیں دی جارہی ہیں لہٰذا فوراً اس پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔(۴۸) IRO کے تحت ورکرز کونسل بنانا ضروری ہے۔مگر یونین کے مطالبے اور تحریری خطوط کے باوجود ابھی تک ورکرز کونسل کی تشکیل نہیں ہوئی لہٰذا فوراً اس کی تشکیل کی جائے۔(۴۹) یونین کے دو عہدیداروں کو سال میں دو مرتبہ آنے جانے کا فضائی ٹکٹ اور ون اسٹار ہوٹل میں مفت قیام کی سہولت فراہم کی جائے۔(۵۰) یونین کے عہدیداران کو ڈیوٹی سے مستثنٰی کیا جائے اور ادارہ ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرے۔(۵۱) کسی مستقل اسامی پر کسی شخص کو عارضی ملازم نہ رکھا جائے اور جو ہیں انھیں مستقل کر دیا جائے۔(۵۲) رات کو ڈیوٹی انجام دینے والے کارکنوں کی تنخواہ دگنی کر دی جائے کیونکہ وہ غیر فطری ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور پی آئی اے کی طرح ہر دو دن کے بعد ایک آف دیا جائے۔اس سلسلے میں امریکی سپریم کورٹ کے فیصلے اور قرآن کی آیات جورات سے متعلق ہیں ان کو سامنے رکھا جائے۔(۵۳) ہر وہ کارکن جسے ملازمت کے چھ سال ہو گئے ہیں اسے اگلے گریڈ میں ترقی دے دی جائے۔(۵۴) گریڈ سات کے وہ ملازمین کو سرکولیشن کے شعبہ میں فولڈر لوڈر اور دیگر اضافی کام کر رہے ہیں انھیں سال میں ایک گرم اور دو سرد وردی فراہم کی جائے۔(۵۵) پراویڈنٹ فنڈ کی سرمایہ کاری نہ ہونے کے باعث کارکنان کو جو نقصانات پہنچے ہیں اس کا مالی ازالہ ادارہ کرے۔گزشتہ آٹھ سال کا آڈٹ کرایا جائے۔آڈٹ رپورٹ دی جائے اور فنڈز کی سرمایہ کاری نہ ہونے سے مالی نقصانات کی تلافی کی جائے۔(۵۶) ادارہ کے سابق ایم ڈی اور ایڈیٹر انچیف کے بھائی میر حبیب الرحمان کی چیئرمین شپ میں ۱۹۷۳ء میں جنگ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی بنائی گئی تھی اس کا حساب کتاب دیا جائے۔اس میں پھنسے ہوئے کارکنان کے پیسے واپس دلائے جائیں، اس پر مارک اپ ادا کیا جائے۔نئی سوسائٹی تشکیل دی جائے اور کارکنان کو فوری طور پر زمین فراہم کی جائے۔اس مقصد کے لیے انتظامیہ اپنے ذرائع استعمال کرے۔(۵۷) ہنگامی حالات میں ادارہ خود کارکنان کو دفتر لانے کا بندوبست کرے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس کارکن کو ڈیوٹی پر حاضر شمار کیا جائے۔(۵۸) ایڈیٹر انچیف نے اپریل ۸۹ء کو جا کی تقریب میں ادارے کے کارکن اویس گوہر کی امداد کا وعدہ کر کے ان کا کنٹریکٹ منسوخ کر دیا جس کے صدمے سے وہ انتقال کر گئے۔اس کے ازالے کے لیے انھیں دو لاکھ روپے ادا کئے جائیں اور ایڈیٹر انچیف کا معذرت نامہ جنگ میں شائع کیا جائے۔(۵۹) ادارے کی غفلت اور لاپرواہی کے باعث تہذیب الحسن حادثے میں انتقال کر گئے ان کی امداد کے

لیے ادارہ دو لاکھ روپے اضافی ادا کرے۔(۶۰) تمام سیکوریٹی گارڈ کو مستقل کیا جائے ان کا کمپری ہینسو انشورنس کرایا جائے۔(۶۱) تمام کارکنان کو پانچ فیصد منافع کی ادائیگی کی جائے اس مسئلے کو عدالت کے بجائے میز پر حل کیا جائے اور منافع کی ادائیگی کے لیے تنخواہ کی حد ۱۵۰۰ روپے کے بجائے ۳۰۰۰ روپے مقرر کی جائے۔(۶۲) جنوری ۸۹ء میں غیر قانونی طور پر جاوید پریس کے کمپیوٹرز اور اس کے عملے کو INCL میں منتقل کر دیا گیا عملے کے تمام بقایا جات جاوید پریس کی شرح کے مطابق فی الفور ادا کیے جائیں اور ان کے بقایا بونس سابقہ طریقے کے مطابق گراس پر دیے جائیں۔(۶۳) چپراسیوں کی تنخواہ دگنی کی جائے کسی سے اس کی مرضی کے بغیر جبراً ڈیوٹی نہ لی جائے اور اوور ٹائم کل تنخواہ پر دگنا ادا کیا جائے۔(۶۴) اگر کسی کارکن کا بیرون ملک علاج ضروری ہو تو ادارہ اس کے اخراجات برداشت کرے۔(۶۵) EOBI اسکیم کے تحت کارکنان کو دیے گئے کارڈ چیف ایگزیکٹو نے جبری حکم کے ذریعے واپس لے لیے تھے۔ یہ کارڈ فوراً کارکنان کو واپس کیے جائیں۔(۶۶) ادارہ کی بیلنس شیٹ یونین کو فراہم کی جائے تاکہ کارکنان ادارے کے نقصان میں شریک ہوسکیں۔(۶۷) دی نیوز کی سلور جوبلی کے موقع پر خاص ایڈیشن سے ۱۳ لاکھ روپے آمدنی ہوئی تھی لہٰذا ڈیلی نیوز کے تمام کارکنان کو سلور جوبلی بونس کل تنخواہ پر دیا جائے۔(۶۸) میگ میں پراونڈ فنڈ ٹرسٹ قائم نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے کارکنان کو ہزاروں روپے کا نقصان ہوا ادارہ یہ تمام نقصانات مارک اپ کے ساتھ ادا کرے۔(۶۹) اسٹیٹ لائف کے ذریعے P/F سے جن کارکنان کی انشورنس پالیسیاں کٹتی تھیں اس کا حساب دیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ کارکنان کا پریمئم سالہا سال سے کیوں ادا نہیں کیا گیا اور جن کارکنان کی پالیسیاں ڈوب گئیں انھیں اصل زر بمعہ مارک اپ ادا کیا جائے۔(۷۰) نئی لفٹ کی تنصیب کی جائے موجودہ لفٹ کو ہر فلور پر روکا جائے اور اسے چوتھی منزل تک چلایا جائے۔ اس لفٹ کو صرف مہمانوں کی آمد کے وقت کھولا جاتا ہے جو کارکنان کے ساتھ سنگین مذاق ہے یہ سلسلہ فوراً بند کیا جائے۔(۷۱) رمضان میں ہر کارکن کو جو افطار کے وقت موجود ہو ۲۰ روپے فی کس افطاری الاؤنس دیا جائے۔(۷۲) ہر وہ کارکن جس کا گھر کراچی سے باہر ہے اسے سال میں ایک مرتبہ آنے جانے کا مکمل کرایہ پورے خاندان کے لیے ادا کیا جائے۔(۷۳) ہر کارکن کو دو دن کے نوٹس پر کم از کم دس ہزار روپے آفس لون دیا جائے۔(۷۴) جن کارکنان کو ادارے میں ۲۰ سال ہو چکے ہیں انھیں ایک اضافی بونس دیا جائے۔(۷۵) ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق تمام ریٹائرڈ ملازمین کو فوراً پنشن ادا کر دی جائے اور بقایا جات بھی۔(۷۶) INCL کے سرمائے سے جو مختلف ادارے قائم کیے گئے ہیں مثلاً جنگ پبلی کیشنز، کمبائنڈ انوسٹمنٹ جنگ پریس لاہور وغیرہ اس کے منافع میں جنگ کے کارکنان کو شریک کیا جائے۔(۷۷) ضیاء الحق کے دور حکومت میں مشین کیمرہ اور دیگر درآمدات پر ادارے کو چار کروڑ روپے ڈیوٹی معاف کی گئی تھی لہٰذا اس معاف کردہ رقم کے نصف سے جنگ کے کارکنان کے لیے ٹرسٹ قائم

کیا جائے۔(۷۸) تمام کولرز بیت الخلاء سے ہٹائے جائیں اور انھیں صاف ستھری جگہ پر نصب کیا جائے بیت الخلاء میں کولر کی تنصیب WHO کے اصول کے منافی اور اسلامی طریقے کے بھی منافی ہے جس جگہ گندگی اور غلاظت ہو وہاں پینے کا پانی فراہم کرنا بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔(۷۹) ڈیلی نیوز اور جنگ بلڈنگ میں صحت وصفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے لہٰذا فوری طور پر خاکروبوں کی تعداد آٹھ کی جائے اور گندگی اور غلاظت کی صفائی کا معقول بندوبست کیا جائے۔(۷۹) ہر فلور پر پانی کا جگ اور گلاس مہیا کیے جائیں اکثر کارکنان اپنے گلاس ساتھ لاتے ہیں اور بہت سے کارکنان بیت الخلاء میں نصب کولر سے ہاتھوں کا اوک بنا کر پانی پیتے ہیں لہٰذا انتظامیہ فوراً جگ اور گلاس فراہم کرے۔(۸۰) گندگی اور غلاظت کے باعث ہر فلور پر چوہوں، گھونسوں اور دیگر حشرات الارض حتیٰ کہ بلیوں کی بہتات ہے لہٰذا فیومی گیشن کا معقول انتظام کر کے انھیں ختم کیا جائے۔(۸۱) یونین آفس کی کھڑکیوں کے ساتھ ایڈیٹر انچیف اور چیف ایگزیکٹو کے پالے ہوئے کبوتر فوراً ہٹا لیے جائیں ان کبوتروں کی بیٹ سے فارن ڈیسک، کیمرہ روم، جنگ لندن، بچوں کا صفحہ، اور یونین آفس کے ایم سی کے کوڑے دان لگتے ہیں اور یونین آفس کی کھڑکیوں کے شیشوں اور دیگر تمام دفاتر کے شیشوں پر سے کبوتروں کی بیٹ سے نہایت بدبو رہتی ہے اور بیٹھنا، کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ بیٹ ٹنکی میں بھی گرتی ہے لہٰذا ان کبوتروں کو فوراً اٹھا کر کہیں اور منتقل کیا جائے۔(۸۲) کولر پرانے ہو چکے ہیں ان کی پانی کی ٹنکیاں زنگ آلود ہو چکی ہیں لہٰذا ان تمام کولرز کو فوراً تبدیل کیا جائے اور کارکنان کی زندگی سے کھیل ترک کیا جائے۔(۸۳) جنگ بلڈنگ میں سیکورٹی چیک پوسٹ ختم کی جائے یہ دفتر جنگ ہے محاذ جنگ نہیں اور اس پر استقبالیہ لکھا جائے۔(۸۴) کارکنوں کے ملاقاتیوں اور رپورٹرز کے ملاقاتیوں کو نہ تو اوپر آنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کوئی مہمان خانہ ہے جہاں ان افراد کو بٹھایا جاسکے۔ لہٰذا سینئر ترین رپورٹرز اور کارکنان کو اپنے ملاقاتیوں سے ملنے کے لیے بار بار نیچے آنا پڑتا ہے اور سڑک پر کھڑے ہو کر گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ یہ طریقہ کار نہایت توہین آمیز اور عزت نفس کی پامالی ہے۔ اس طریقہ کار کو ختم کیا جائے اور مہمانوں کے لیے مہمان خانہ بنایا جائے یا مہمان کو اوپر آنے دیا جائے۔(۸۵) دفتر میں نہایت بوسیدہ، گندہ اور سالہا سال پرانا فرنیچر تبدیل کیا جائے اس فرنیچر کی وجہ سے کارکنان کے کپڑے اکثر پھٹ جاتے ہیں اور خراب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جنگ لاہور کی طرح نیا عمدہ صاف ستھرا فرنیچر مہیا کیا جائے۔(۸۶) دفتر میں پنکھوں کی کمی کے باعث کارکنان کو شدید گرمی میں نہایت اذیت ہوتی ہے لہٰذا دفتر کو مکمل ایئر کنڈیشنڈ کیا جائے جس طرح لاہور اور پنڈی کے دفاتر ایئر کنڈیشنڈ ہیں پہلی منزل کے لیے جو پرانا اور ناکارہ ایئر کنڈیشنڈ سسٹم خریدا گیا ہے اسے بدلا جائے اور اس میں کمیشن کھانے والوں کی تحقیقات کی جائے۔(۸۷) جنگ کے کارکنان کے ذاتی اشتہارات میں ۵۰ فیصد رعایت دی جائے۔(۸۸) اس چارٹر آف ڈیمانڈ میں جہاں جہاں لفظ جنگ

استعمال ہوا ہے اس سے مراد جنگ، میگ، ڈیلی نیوز، اخبار جہاں، اور جنگ سے وابستہ تمام شعبوں کے ملازمین ہیں۔(۸۹) جن کارکنان کے بچے تعلیم پا رہے ہیں انھیں مندرجہ ذیل شرح سے ماہانہ الاؤنس دیا جائے۔ میٹرک تک ۲۰۰ روپے، انٹر تک ۳۰۰ روپے، پروفیشنل کالج یا یونیورسٹی ۶۰۰ روپے۔(۹۰) جن کارکن کی تعلیم اس کے عہدے کے لیے مطلوبہ تعلیم سے بڑھ جائے اسے انٹرنس گریجویشن، پوسٹ گریجویشن الاؤنس کی مد میں ۱۰۰ روپے، ۲۰۰ روپے اور ۴۰۰ روپے ادا کیے جائیں۔(۹۱) ایڈیٹر انچیف نے ۱۹۷۴ء میں ویج بورڈ کے چیئرمین کے نام جنگ کے کارکنان اور صحافیوں کے بارے میں سات صفحات پر مشتمل جو توہین آمیز اور ہتک آمیز خط لکھا تھا جس کی کاپی انھیں انکوائری کے دوران دی گئی تھی اس خط کے مندرجات پر وہ کارکنان سے معذرت کریں۔(۹۲) E/L لینے والے کارکن کو رسٹ اینڈ ریکریشن الاؤنس کے طور پر ایک مہینے کی تنخواہ اضافی دی جائے۔(۹۳) جو افراد کیش ہینڈلنگ کرتے ہیں ان کو ۳۰۰ روپے الاؤنس دیا جائے اور ان کا خصوصی انشورنس کرایا جائے۔(۹۴) جو کارکن C/L چھٹیاں نہ کرے اس سے پندرہ دن کی گراس تنخواہ بطور کارکردگی انعام دی جائے۔(۹۵) جو کارکن رخصت لینا چاہے اسے متبادل آدمی کا بندوبست کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

[جنگ ایمپلائز ایسوسی ایشن [سی بی اے] کا چارٹر آف ڈیمانڈ ۱۹۸۹ء میں جاری کیا گیا۔ انتظامیہ نے چارٹر پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ صوبائی وزارت محنت نے اسپیکر سندھ اسمبلی عمر یوسف ڈیڈا کو مصالحت کنندہ بنایا لیکن بات نہ ہوسکی۔ یونین نے IRO کے تحت ہڑتال کا نوٹس دے دیا، لہٰذا لیبر ڈائریکٹریٹ میں مصالحتی گفتگو کا آغاز ہوا۔ لیکن یہ مصالحتی گفتگو بھی کامیاب نہ ہوسکی، اسی دوران قصر ناز کراچی میں ویج بورڈ ایوارڈ نے اخباری صنعت کی یونینوں اور مالکان سے مذاکرات گفت وشنید کا آغاز کیا۔ جہاں جنگ یونین کے جنرل سیکریٹری نے اس چارٹر آف ڈیمانڈ کی نقول پیش کیں جسٹس آغا علی حیدر ان حقائق کو دیکھ کر حیران رہ گئے، انھیں بتایا گیا کہ جنگ کے ایک قدیم کارکن حاجی رفیق ضلعی نمائندوں کی خبروں کی ادائیگی کے لیے خبروں کو کس طرح قینچی سے کاٹتے ہیں اور ضلعی نمائندگیوں کو انچوں کے حساب سے ادائیگی کی جاتی ہے اور ان کی ماہانہ آمدنی بہت محدود ہوتی ہے تو آغا علی حیدر اور اپنیک پی ایف یو جے کے عہدیداران کو یقین نہیں آیا۔ جنگ کے مالکان کے نمائندے اس کارروائی کے دوران مہر بہ لب رہے۔ نثار عثمانی نے اس موقع پر واجد شمس الحسن محمود علی اسد، وغیرہ کے حوالے سے چند مزید اشارات ویج بورڈ کو پیش کیے۔ آغا حیدر نے پوچھا کہ یہ ضلعی نمائندے اتنی قلیل تنخواہ میں کیوں کام کرتے ہیں ان کے اور مشاغل کیا ہیں؟ یہ کہاں سے کماتے ہیں؟ کیا دلچسپی ہے ان کی اس نوکری میں]